مکاتیب

(۱)

لندن۲۴رجون ۲۰۰۷ء

بخدمت محترم مولانا راشدی زید مجدہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ،

مولانائے محترم، آج کے جنگ میں محترم مفتی محمد رفیع صاحب کا فتویٰ رشدی ملعون کے بارے میں جیوٹی وی کے پروگرام ''عالم آن لائن'' کے حوالے سے چھپا ہے جو ہر مسلمان کو نہ صرف اس کے قتل کا اختیار دیتا ہے بلکہ اس کے اجر میں جنت کی بشارت کے ذریعہ ترغیب بھی۔ مفتی صاحب میرے علم کی حد تک کسی سیاسی محاذ سے وابستہ نہیں ہیں اس لیے ان کی بات کو سنجیدگی سے لینا پڑتا ہے۔ (ورنہ آج کل آپ کے یہاں کی تمام مذہبی بولیوں میں سیاست در آئی نظر آتی ہے اور اس لیے وہ سنجیدگی سے لیے جانے کی مستحق نہیں رہ جاتیں) محترم مفتی صاحب کے اس فتوے کے سلسلہ میں، جو بلاقیدِ زمان و مکان ہے، یعنی ساکنانِ برطانیہ بھی اس کے دائرۂ نفوذ میں آجاتے ہیں، مجھے یہ دریافت کرنے کی ضرورت ہے کہ برطانیہ میں اگر کوئی مجھ سے اس فتوے کے حوالہ سے مسئلہ پوچھتا ہے اور میں کمزوری یا خود رائی سے اس کی تائید میں جواب نہ دے سکوں تو میرا کیا حکم ہے؟

میرے پاس حضرت مفتی صاحب کا ای میل یا فون وغیرہ نہیں ہے۔ اس لیے آپ کو تکلیف دے رہا ہوں کہ براہِ کرم میرے لیے اس نہایت اہم اور عجلت طلب معاملہ میں مفتی صاحب سے جواب حاصل کر کے جلد از جلد بھجوانے کی کوشش سے ممنون فرمائیں۔ آپ کے رابطہ پر مفتی صاحب مجھے براہِ راست بھی جواب دے سکتے ہیں۔ الغرض عجلت کا طالب ہوں، آپ سے بھی اور حضرت مفتی صاحب سے بھی۔ والسلام

(مولانا) عتیق الرحمٰن سنبھلی

(۲)

دارالافتاء، دارالعلوم کراچی کی طرف سے جواب

الجواب حامداً و مصلیاً

سائل جو کہ عالم دین ہیں اور غیر مسلم ملک میں رہتے ہیں، اگر وہ سلمان رشدی کے قضیہ میں فتویٰ دینے سے جان کا خطرہ محسوس کرے ہیں، یا ناقابل برداشت مضرت کا خطرہ محسوس کرتے ہیں، یا سائل مذکورہ قضیہ میں کوئی اختلاف رائے

رکھتے ہیں، اور وہ رائے قرآن وحدیث کی صریح وصحیح نصوص کے خلاف نہ ہو تو اس صورت میں سائل کے لیے مذکورہ قضیہ میں سکوت اختیار کرنے کی گنجایش ہے۔

قال النووی فی شرح مسلم: ثم ان الامر بالمعروف والنهی عن المنکر فرض کفایة اذا قام بـه بعض الناس سقط الحرج عن الباقین واذا ترکه الجمیع اثم کل من تمکن منه بلا عذر ولا خوف الخ (عون المعبود ۱۱/۳۳۰)

وفی المرقاة للملا علی قاری: وشرطهما (الامر بالمعروف والنهی عن المنکر) ان لا یودی الی الفتنة کما علم من الحدیث (۸۶۲/۸)

وفی التعلیق الصبیح للشیخ مولانا محمد ادریس الکاندهلوی: فان لم یستطع ذلك بلسانه لوجود مانع کخوف فتنة او خوف علی نفس او عضو او مال بقلبه الخ (۳۱۳/۵)

فـی التـلـویح علی التوضیح فی بحث الرخصة والعزیمة: کـما فی الامر بالمعروف فـانه فرض بالدلائل الدالة علیه فیکون ترکه حراما ویستباح له الترك اذا خاف علی نفسه (۶۸۹/۲)

وفی نور الانوار: وترك الخائف علی نفسه الامر بالمعروف عطف علی المکره ای اذا ترك الخائف علی نفسه الامر بالمعروف للسلطان الجائر جاز له ذلك الخ (۱۷۰)

وفی الحاشیة علیه: ای بشرط ان یکون کارها لذلك بقلبه

وفی شرح القواعد الفقهیة: وتجویز السکوت علی المنکر اذا کان یترتب علی انکاره ضرر عظیم کما تجوز طاعة الامیر الجائر اذا کان یترتب علی الخروج علیه شر اعظم (بتقدیم الشیخ عبدالفتاح ابوغدۃ رحمہ اللہ ص ۱۴۷)

کذا فی المقالات الفقهیة للشیخ المفتی محمد رفیع العثمانی حفظه الله تعالیٰ ص ۳۱۱) والله تعالیٰ اعلم

(۳)

لندن ۱۱/ جولائی ۲۰۰۷

مولانائے محترم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آج تازہ الشریعہ کا کلمۂ حق پڑھا۔ بالکل حق ہے۔ ضرور کچھ ہونا چاہیے، لیکن جن دانشوروں سے آپ کا خطاب ہے، میں نہیں جانتا انھیں کوئی دلچسپی آپ کے انکارِ منکر کے تصور سے ہوگی۔ مگر آپ نے بات اُٹھائی ہے تو عمل درآمد کی کوئی راہ ضرور سوچیں اور قدم اُٹھائیں۔ شریعہ کاونسل کے حوالہ سے بھی یہ آپ کے کرنے کا کام بنتا ہے۔ میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے، شاید قابلِ غور ہو۔ اور سوچتا ہوں کاش یہ بات لال مسجد برادران کا قضیہ علم میں آنے پر ذہن میں آ گئی ہوتی تو آپ سے عرض کرتا کہ ان کو اس راہِ عمل کی طرف متوجہ کیجیے۔ یہ راہ ہے پکیٹنگ (Picketing) کی راہ، جو بالکل اس انداز